Jesus restores God's original plan of Genesis for marriage between one man and one woman for life

Fr. Steven Scherrer, MM, Th.D.
www.DailyBiblicalSermons.com

Homily of the 27th Sunday of the Year, October 3, 2021
Genesis 2:18-24; Psalm 127; Hebrews 2:9-11; Mark 10:2-12

یسُوع ایک مرد اور ایک عورت کے مابین بیاہا کے لئے خُدا کا تکوین کا حقیقی منصُوبہ بحال کرتا ہے

فادر سٹیون سکرر، ایم ایم، ٹی ایچ ڈی
www.DailyBiblicalSermons.com

سال کے 27ویں اتوار کا وعظ، 3اکتوبر، 2021
تکوین2 :18۔24؛مزمور127؛عبرانیوں2 :9۔11؛مرقس10 :2۔12

"اور فریسی اُس کے پاس آئے اور اُسے آزمانے کے لئے اُس سے پاچھا کہ کیا یہ روا ہے کہ مرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے؟اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ موسیٰ نے تمہیں کیا حکم دیا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ موسیٰ نے اجازت دی ہے کہ طلاق نامہ لکھ کر چھوڑ دیں۔۔ پر یسوع نے اُن سے کہا۔ کہ اُس نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تمہارے لئے یہ حکم لکھا تھا۔ لیکن تکوین کی ابتدا سے " خدا نے اُنہیں نر و ناری بنایا۔ اس واسطے مرد اپنے باپ اور ماں کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا۔ اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے "۔ سو وہ اب دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں۔ پس جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے انسان جُدا نہ کرے۔ اور گھر میں اُس کے شاگردوں نے پھر اِس بات کی بابت پوچھا۔ اور اُس نے اُن سے کہا۔ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اور دوسری سے بیاہ کرے تو وہ اُس کے خلاف زنا کرتا ہے۔ اور اگر بیوی اپنے شوہر کو چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاہ کرے تو زنا کرتی ہے"(مرقس10: 2 – 12)۔

آج کی اِنجیل مُقدّس آج ہمارے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ یسُوع کے دور کے یہودی بیاہ، طلاق اور دُوبارہ بیاہ کے بارے میں اپنی سمجھ میں بُہت سُست ہو چکے تھے۔ اُس وقت کی نہایت اہم سوچ یہ تھی کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے سبب چاہے کوئی بھی ہو حتی کہ اگر وہ سوپ میں نمک زیادہ ڈال دے، یا وہ اُسے پسند نہ کرتا ہو یا اگر وہ ایک خوبصورت عورت پا لیتا ہے۔ یہ حلیل مکتبہ فکر کی سوچ تھی، لبرل مکتبہ فکر (جان گل،1697۔1771، متی19 :1۔12)۔ آدمی اِس مکتبہ فکر کا حامی تھا کیونکہ وہ کسی مفلس عورت کے ساتھ رہنے کا پابند نہ تھا جس کے پاس دولت نہ

ہو، کیونکہ یہ سوچ آدمی کو اجازت دیتی ہے کہ وہ آسان اور سادہ طریقے سے لکھ کر اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ وہ اَب آزاد ہے اور کسی سے بھی بیاہ رچا سکتی ہے، اور وہ کسی بھی عورت سے بیاہ رچا سکتا ہے۔

دوسرا سخت مکتبہ فکر جو کہ بُہت مشہور و مقبول نہیں تھا وہ شاماہی تھا۔ اِس مکتبہ فکر کے مطابق، آدمی اپنی بیوی کو بدکاری کی بُنیاد پر چھوڑ سکتا ہے، یعنی کہ، اگر وہ کسی کے ساتھ ناجائز تعلق رکھتی ہے (جان گل، متی 19 :1۔12)۔

تثنیہ شرع کی کتاب میں موسی یہودیوں کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو طلاق نامہ لکھ کر چھوڑ سکتے ہیں۔ فریسی جو یسُوع سے آج ایسے سوالات پوچھتے ہیں دراصل وہ یسُوع کو پھنسنا چاہتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یسُوع کی اپنی تعلیم بُہت سخت ہے۔ پس، وہ چاہتے کہ وہ تثنیہ شرع میں رقم موسی کی تعلیم کی نفی کرے، جو طلاق کی اجازت دیتی ہے۔ اگر یسُوع لوگوں کے سامنے اُس تعلیم کی نفی کرتا، تو وہ لوگوں کے سامنے بُرا پڑتا اور اپنی عزت کھو دیتا۔

مگر یسُوع موسی کا حوالہ دیتے بال اُس کی طرف پھینک دیتا ہے یہ کہتے ہوئے، " اس واسطے مرد اپنے باپ اور ماں کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا۔ اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے "(تکوین 2: 24)۔ تب یسُوع اِس میں اضافہ کرتا ہے" سو وہ اب دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں۔ پس جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے انسان جُدا نہ کرے"(مرقس 10: 8- 9)۔

پس یسُوع موسی کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ وہ ظاہر کرتا ہے کہ موسی خود فرماتا ہے کہ آدمی اور عورت ایک بدن ہیں۔ اور پھر وہ وضاحت کرتا ہے کہ کیوں موسی نے تثینہ شرع کی کتاب میں اُنہیں طلاق کی اجازت دی تھی، مثال کے طور پر" پر یسوع نے اُن سے کہا۔ کہ اُس نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تمہارے لئے یہ حکم لکھا تھا"(مرقس 10: 5) ۔ مگر دُنیا کے شروع سے، چیزیں مختلف تھیں۔ خُدا کا حقیقی منصوبہ یہ تھا کہ آدمی اور عورت ایک بدن ہو، اور کوئی بھی انسان اِسے جُدا نہیں کر سکتے جسے خُدا نے جوڑا ہو" پس جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے انسان جُدا نہ کرے"(مرقس 10: 9)۔

ایسا نہ کہ اِس میں کوئی شک ہو جو یسُوع نے کہنا چاہا اور طلاق کے سوال پر اُس کا اطلاق، جب اُس نے فریسیوں کو چھوڑا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک گھر میں گیا، اُنہوں نے اِس معاملہ کے بارے میں اُس سے پوچھا" جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اور دوسری سے بیاہ کرے تو وہ اُس کے خلاف زنا کرتا ہے۔ اور اگر بیوی اپنے شوہر کو چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاہ کرے تو زنا کرتی ہے"(مرقس 10: 11- 12)۔

مُقدس متی کی آیت میں ایک برائے نام "رعایتی شق ہے" موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تمہیں اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی لیکن شروع سے ایسا نہ تھا۔ پر مَیں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی حرامکاری کے سوا کسی اور وجہ سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے۔ زنا کرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی کو بیاہے زنا کرتا ہے"(متی 19: 8- 9)۔ کیتھولک چرچ نے اپنی ابتدائی روایت سے اِس شق کی یوں تشریح کی ہے "سوائے بدکاری کے" ہم آہنگی کے سبب سے ناجائز بیاہ کا حوالہ دیتے، ایک بھائی اور بہن جو ناجائز تعلق میں رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے بیاہے ہیں۔

یہ یہودی شریعت کے خلاف ہے جو قریبی تعلق کے لوگوں کے مابین بیاہ سے منع کرتی ہے (احبار 18 :6۔16)۔ اگر ایسا جوڑا مسیحی بنتا ہے، تو دونوں پارٹیاں طلاق دے سکتیں ہیں اور دوبارہ بیاہ رچا سکتی ہیں کیونکہ وہ پہلی دفعہ جائز نکاح میں نہیں تھے۔ حقیقت، اُنہیں وفادار مسیحی بننے کے لئے طلاق دینی چاہیئے، کیونکہ وہ حرامکاری کے غیر اخلاقی تعلق میں رہ رہے ہیں، یعنی کہ دو افراد کے درمیان ایک جنسی تعلق جو ایک دوسرے کے ساتھ بیاہے نہیں گئے۔

پس، یہ ایک رعایتی شق نہیں جو ایک جائز بیاہے جوڑے کو اجازت دیتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو طلاق دے اگر وہ کسی دوسرے مرد یا عورت کے ساتھ گُناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ دراصل، حرامکاری کے لئے لفظ("بدکاری کے سوا") ویسا ہی یونانی لفظ نہیں ہے جو کہ بدکاری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایک نہایت عام اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے بدکاری یا ناپاک منع کردہ جنسی تعلق۔ پس، اِس قسم کے جوڑا ایک دوسرے کو طلاق دیں اور اُن پر لازم ہے کہ وہ طلاق دے اور پھر وہ کسی دوسرے سے بیاہ کرسکتے ہیں، کیونکہ اُن کا کبھی نکاح جائز نہیں تھا۔ وہ اپنے قریبی رشتہ دار کے ساتھ فقط ایک ناجائز تعلق میں تھے۔

پس، اُس ممکنہ رعایتی شق کے ساتھ، دو جائز بیاہے لوگ طلاق نہیں دے سکتے اور اپنی حقیقی منگیر کے ساتھ زندگی بھر کے لئے دُوبارہ بیاہ نہیں کرسکتے ہیں۔ کیتھولک چرچ نے اِس رعایتی شق کی ہمیشہ اِس طرح سے تشریح کی ہے۔ پس، بُنیادی طور پر کیتھولک چرچ کی بیاہ پر تعلیم یہ ہے کہ کوئی بھی جائز نکاح سے طلاق نہیں دے سکتا اور اپنی حقیقی بیوی کے ہوتے ہوئے زِندگی بھر کسی سے دُوبارہ بیاہ نہیں کرسکتا ہے۔

کیتھولک منسوخیاں ایک عمل ہے جس میں ثبوت ثابت کرتے کہ ایک جوڑا جو بیاہ کی تقریب سے گزرا اُس میں ایک اہم چیز کی کمی ہے جس سے وہ اپنے رشتہ کو ایک حقیقی بیاہ بناتا ہے، جیسا کہ، مثال کے طور پر، لڑکی کے والدین لڑکے کو گن پوائنٹ پر مجبور کررہے ہیں کہ وہ لڑکی سے بیاہ رچائے، جس سے اُس کے ناجائز تعلق ہیں۔ ایک قانونی سماعت ہوگی جس میں وکیل، گواہ اور جج ہونگے اور تحریری اور زُبانی ثبوت لازمی پیش کیا جائے گا کہ یہ نکاح جائز نہیں تھا کہ پارٹیاں فارغ نہ تھیں یا دیگر وجوہات کی بناء پر۔ جج تب فیصلہ دیتا ہے کہ یہ بیاہ نہ ہی جائز ہے اور یہ لوگ الگ نہیں ہوسکتے اور دُوبارہ بیاہ نہیں کرسکتے، یا کہ یہ برائے نام "بیاہ" کبھی حقیقی جائز بیاہ نہ تھا، اور پس کہ دونوں لوگ الگ ہونے اور دوسرے لوگوں سے بیاہ کرنے کے لئے آزاد ہیں۔

پس، ایک جائز بیاہ میں ایک شخص جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور دوسری سے بیاہ کرتا ہے ایک گُناہ آلودہ زندگی بسر کررہا ہے، جو کہ اخلاقی گُناہ کی ایک مستقل حالت ہے۔ اِسی وجہ سے کیتھولک چرچ ایسے لوگوں کو پاک شراکت پانے سے منع کرتا ہے کیونکہ وہ ایک لائق طریقے سے اِسے پانے کے لائق نہیں ہے، کیونکہ وہ توبہ کے بغیر متحرک بدکار ہیں جو اپنی زندگی سنورانے کا کوئی فوری رادہ نہیں رکھتے ہیں۔

پس، جتنی دیر تک وہ متحرک جنسی تعلق میں بدکار تعلق میں رہتے ہیں پاک شراکت کی اُن پر پابندی ہے، کیونکہ مُقدس پاُلوس فرماتا ہے، "اِس واسطے جو کوئی نالائق طور پر روٹی کھائے یا خداوند کے پیالے میں سے پیئے تو وہ خداوند کے بدن اور خون کا گنہگار ٹھہرے گا۔ پس آدمی اپنے آپ کو پرکھے اور اُسی طرح اِس روٹی میں سے کھائے اور اِس پیالے میں سے پیئے۔ کیونکہ جو نالائق طور پر کھاتا اور پیتا ہے وہ اِس بدن کی تمیز نہ کرکے اپنی سزا کھاتا اور پیتا ہے " (1 قرنتیوں 11: 27- 29)۔

کلیسیاء تاہم، لوگوں کو ناجائز بیاہ میں یوخرست پانے کی اجازت دیتی ہے اگر وہ، اپنے بچوں کی خاطر، اکھٹے رہنے کی خواہش کرتے ہیں، مگر وعدہ کرتے ہیں کہ وہ جنسی تعلق کے بغیر رہیں گے۔

بیاہ کی بابت یہ قوانین، حقیقی بیوی کی زندگی کے دوران جائز بیاہ اور دُوبارہ بیاہ سے طلاق سے منع کرنا الٰہی شریعت کے معاملات ہیں جو کہ کلام مُقدس میں نازل ہیں، جن کا ہم نے آج حوالہ دیا ہے (مرقس 10 :10-12 متی 19 :9؛ 1 قُرنتیوں 11 :27-29)، اور کوئی بنی نوع انسان اُن کی نفی کا اختیار نہیں رکھتا، حتیٰ کہ پوپ بھی نہیں۔

اگر ایک پوپ بائبل میں نازل اِس تعلیم کی نفی کرنا چاہے، تو وہ محض اپنی ذاتی غلط سوچ کو ہَوا دے رہا ہے، جو کسی کو نہیں باندھتی اور کوئی قانونی وزن نہیں رکھتی، یہ درست ہونی چاہیئے اور چرچ کی بھلائی کے لئے ایسا کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں سے تردید ہونی چاہیئے، وگرنہ ایسی جھوٹی تعلیم سے لوگ دھوکہ کھائیں گے اور گُناہ آلودہ زِندگیاں بسر کرنے کے لئے گُمراہ ہونگے۔

پس، جب لوگ بیاہ کرتے ہیں، اُنہیں محتاط رہنا چاہیئے کہ وہ شخص کی خوبصورتی کا نہیں سوچ رہے ہیں جس سے وہ بیاہ کرنا چاہتے ہیں، مگر اُنہیں بے شمار دیگر محرکات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے، جیسا کہ آدمی کا رویہ، مزاج اور عام زندگی کی سوچ، کیونکہ، وہ جنسی طور پر لائق ہو سکتے ہیں، وہ دیگر چیزوں میں نااہل ہو سکتے ہیں، کیونکہ اُن کے مفادات، اِقدار، طرزِ زِندگی اور رویے ایک دوسرے سے اتنے متضاد ہو سکتے ہیں کہ ایک دوسرے کی زندگی جہنم بنا سکتے ہیں۔

دیگر چیزوں کا بھی بُہت زیادہ خیال رکھنا چاہیئے بجائے کہ جنسی کشش کو دیکھا جائے۔ اِسی وجہ سے وہ طلاق نہیں دے سکتے جب وہ اُس شخص کو پسند نہیں کرتے اور بہتر شخص نہیں پاتے اور ابھی بھی وہ یوخرست اور دیگر ساکرامنٹس پانے کے لائق ہیں، جس کا مطلب ہے کہ کیتھولک وقف کے لئے بُہت زیادہ ہے۔ اِس پر زور دینا اہم ہے، کیونکہ جوان لوگ صرف جنسی تعلقات کو دیتے ہیں اور بیاہ رچا لیتے ہیں جو کہ ایک آفت ہو سکتی ہے اور پھر وہ پھنس جاتے ہیں اور اپنے ساتھی کو بدل نہیں سکتے کہ اچھا پائیں۔ پس، اُنہیں دیگر عوامل پر غور کرنے کے لئے مشاورت کی ضرورت ہے اور یقین کرنا ہے یہ مرد یا عورت اُن کے لئے درست ہے۔